اداریہ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب کی ۲۱ ویں آیت میں پیغمبر اکرم ﷺ کی ذات مبارک کو ایک مکمل اُسوۂ حسنہ کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے: ''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا ''یعنی: فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے، ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔

پیغمبر اکرم ﷺ کی ذات مسلمانوں کے لئے ایک سرچشمے، مرکز اور معدن کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہٰذا مسلمان اس معدن اور سرچشمے سے ہر قسم کے اعمال، فرائض اور کردار کو اخذ کر سکتے ہیں اور اپنی زندگی کے تمام امور کو آنحضرت ﷺ کی سیرت کے ساتھ منطبق کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ عمل ایک دائمی فریضے اور ذمہ داری کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو پیغمبر اکرم ﷺ کی سیرت مسلمانوں کے لئے ایک دائمی ضرورت ہے اور پیغمبر اکرم ﷺ کی اُمت کے لئے ایک اہم حکم یہ ہے وہ اپنی رفتار و گفتار میں ہمیشہ اپنے رسول ﷺ کی پیروی اور اطاعت کریں۔

مکتب انبیاء اور دوسرے مادی و غیر الٰہی مکاتب فکر میں سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ قرآن مجید نے پیغمبر اکرم ﷺ کو ایک ''مکمل اُسوہ'' کے طور پر متعارف کرایا ہے۔ جس کی مثال دنیا کے کسی دوسرے مکتب فکر میں نہیں ملتی۔ دنیا کا کوئی مذہب کسی انسان کو ''انسان کامل'' کے طور پر پیش نہیں کرتا، جس طرح دین اسلام نے ایک انسان کو کامل ترین انسان کے طور پر پیش کیا ہے اور اُس کے اُٹھنے بیٹھنے کی پیروی کو دنیوی واُخروی سعادت کا وسیلہ قرار دیا ہے۔ دنیا کا کوئی مسلمان اُس وقت تک سعادت کے اعلیٰ ترین درجے تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک وہ اپنی زندگی کے معمولی ترین عمل کو آپ ﷺ کی سیرت کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کرلیتا۔ اس لئے ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دنیوی واُخروی سعادت کے لئے انفرادی واجتماعی زندگی میں سیرت پیغمبر ﷺ ایک مسلمان کی دائمی ضرورت ہے، ایسی ضرورت جس کا انسان روز پیدائش سے لے کر قبر تک محتاج ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام اسی ضرورت پر تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''وَلَقَدْ كَانَ فِي رَسُولِ اللهِ (صلی اللہ علیہ و آلہ) كَافٍ لَكَ فِي الْأُسْوَةِ ''یعنی: ''تمہارے لیے رسول ﷺ کا قول و عمل پیروی کے لیے کافی ہے۔'' دوسرے الفاظ میں آپ ﷺ کی ذات دنیا کے عیب و نقص اور اس کی رسوائیوں اور برائیوں کی کثرت دکھانے کیلئے ہماری بہترین رہنما ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کی رہنمائی کے بغیر ہم سعادت کی طرف ایک قدم بھی نہیں اُٹھا سکتے۔

پھر امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ''فَتَأَسَّ بِنَبِيِّكَ الْأَطْيَبِ الْأَطْهَرِ (صلی اللہ علیہ و آلہ) فَإِنَّ فِيهِ أُسْوَةً لِمَنْ تَأَسَّى وَعَزَاءً لِمَنْ تَعَزَّى وَأَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللهِ الْمُتَأَسِّي۔'' یعنی: ''تم اپنے پاک و پاکیزہ نبی کی پیروی کرو چونکہ ان کی ذات اتباع کرنے والے کے لیے ڈھارس ہے۔ ان کی پیروی کرنے والا اور ان کے نقش قدم پر چلنے والا ہی اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔'' (نہج البلاغہ، خطبہ ۱۵۸)

امیر المؤمنین علی علیہ السلام کا یہ کلام درحقیقت اس کلام الٰہی کی تفسیر ہے کہ ''قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّهُ''۔ یعنی: ''(اے حبیبؐ!) آپ فرمادیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنالے گا۔'' (آل عمران۔۳۱)

اسلام کے بنیادی ترین مسائل میں سے ایک مسئلہ، ''اُسوۂ حسنہ'' اور ''نمونہ عمل'' کا مسئلہ ہے جو قرآن اور احادیثِ پیغمبرؐ میں بہت واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ نمونہ کو قبول کرنا اور نمونے کے مطابق عمل کرنا انسان کی ذات اور جبلت میں رکھا گیا ہے۔ انسان اُسوہ، نمونہ اور مقتدا کے بغیر کمال کی طرف سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جو انسان زندگی کے کسی مرحلے میں نمونے اور مقتدا سے محروم ہو جائے تو اس وقت وہ حیرت و پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے، چونکہ نمونہ اور اُسوہ تاریکی میں روشن چراغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسان کو دنیا کے مادی اندھیروں میں روشن چراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ جب تک اس مادی تاریکی میں رہتا ہے اُسے کمال (قرب الی اللہ) کی طرف سفر کے لئے اس چراغ کی ضرورت رہتی ہے۔ جو لوگ انسان سے یہ چراغ چھیننا چاہتے ہیں وہ درحقیقت انسان کی کمال پرستی کے دشمن ہیں اور اُسے ابدی تاریکیوں میں رکھنا چاہتے ہیں۔

اسلام، انسان کی منزل مقصود اور مُلک تا ملکوت کی طرف ہدایت کے لئے کلمات کی شکل میں قرآن اور اعمال و کردار کی صورت میں رسول ﷺ اور وصی رسول (امام معصومؑ) کا اُسوہ حسنہ لے کر آیا ہے۔ اس لئے دنیوی و اُخروی ہدایت کے لئے ان دونوں کی معرفت اور اطاعت ضروری ہے۔ اگر وہ ان کی معرفت حاصل نہیں کرتا تو خواہ ناخواہ کسی کاذب نمونۂ عمل اور اُسوہ کی تاسی و پیروی شروع کردے گا۔ لہٰذا صحیح شناخت اور معرفت ضروری ہے۔ نبیؐ اور وصیؑ کی معرفت و پیروی کا پہلا مرحلہ سیرت شناسی ہے اور یہ سیرت شناسی ایک دائمی عمل ہے۔ لہٰذا سیرت شناسی پر کام اور تحقیق و جستجو بھی ہر دور میں ہونی چاہیے اور ہر زمانے کے تقاضوں کے مطابق سیرت کے اصیل منابع کا مطالعہ کیا جانا چاہیے۔

سیرت شناسی اور سیرت پاک پر عمل ہر دور میں مسلمانوں کی ضرورت رہی ہے، لیکن موجودہ دور میں یہ ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو چکی ہے چونکہ جس زمانے میں ہم زندگی گزار رہے ہیں یہ فتنے اور فساد کا زمانہ ہے جہاں فتنے اور فساد ہر گھر کی چوکھٹ تک پہنچ چکے ہیں اور مسلمانوں کی جدید نسلیں بُری طرح ان فتنوں اور فساد کے نرغے میں گھر چکی ہیں۔ اس وقت ایک طرف جدید فِرق و مذاہب اور دین کے نام پر پیدا ہونے والے فتنوں نے پورے عالم اسلام کو خطرات سے دوچار کر دیا ہے اور دوسری طرف دشمنان اسلام کی جانب سے اس روشن چراغ کو خاموش کرنے کی سعی لاحاصل کی جارہی ہے۔ آئے دن توہین رسالت کے عنوان سے کوئی نہ کوئی فتنہ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ دشمنوں کی اصل کوشش حرمت شکنی ہے اور وہ اُمت کے دلوں سے احترام نبوت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی خوفناک تاریکی میں قرآن کی تعلیمات اور سیرت النبیؐ کا چراغ ہی انسانیت کے لئے روشنی اور نجات کا وسیلہ بن سکتا ہے۔ اس چراغ کی حفاظت کے لئے ہمیں اپنی جدید نسل کو عقلی بنیادوں پر سیرت رسول ﷺ کی اہمیت سے آگاہ کرنا اور اُنھیں یہ بات باور کرانی ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت سے تمسک انسان کی دنیوی واُخروی سعادت کا سبب ہے۔ لہٰذا سیرت رسول ﷺ جیسے قیمتی ترین گوہر کی حفاظت اپنے اپنی جانوں کے بدلے بھی کرنی پڑے تو کرنی ہوگی۔ یہ وہ گوہر ہے جسے چھیننے کے لئے دشمن آج جدید ترین ذرائع استعمال کر رہا ہے۔

اس لئے سیرت شناسی کا سلسلہ زندگی کی ہر سطح پر جاری رہنا چاہیے۔ بچوں، نوجوانوں، جوانوں اور بوڑھے مرد و خواتین کو اس وقت سیرت رسول اللہ ﷺ اور آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن مجید کی اشد ضرورت

ہے جو لوگ ہدایت کے ان دونوں چراغوں سے نورانیت حاصل کر سکتے ہیں وہی اس دور کے فتنے اور فساد سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت شناسی کا حقیقی منبع خود قرآن مجید اور آپ ﷺ کے جانشینوں کے فرامین ہیں کہ جن کا مطالعہ ہر زمانے کے انسان کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ اپنی اس دائمی ضرورت سے بہرہ مند ہوسکے جس کا وہ قبر تک محتاج ہے۔ سیرت شناسی کی اسی ضرورت کے تحت ''نور معرفت'' کا یہ شمارہ سیرت نمبر کے عنوان سے پیش کیا جا رہا ہے۔ جس میں سیرت نمبر کا حق تو ادا نہیں ہو سکا، لیکن کسی حد تک سیرت رسول اللہ ﷺ کے عنوان سے چند تحقیقی مقالات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔

؎ آب دریا را اگر نتوان کشید ہم بہ قدر تشنگی باید چشید

اس سے پہلے بھی ''نور معرفت'' کا بارہواں شمارہ (محرم تا ربیع الاول ۱۴۳۲ھ) سیرت نمبر کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ جس میں چند تحقیقی مقالات سیرت النبیؐ کے شائقین کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ اس لحاظ سے سیرت النبیؐ پر یہ دوسرا شمارہ بھی یقیناً سیرت کے موضوع پر آخری شمارہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ موضوع اتنا وسیع ہے کہ جسے ایک دو خصوصی شماروں میں نہیں سمویا جاسکتا۔ انشاء اللہ نور معرفت کی ٹیم سیرت کے مطالعے کو مزید جاری رکھنے کے عزم کے ساتھ یہ شمارہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔ لہٰذا آئندہ بھی سیرت شناسی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

اس شمارے میں ''سیرت رسول ﷺ اور قرآن کی روشنی میں جہاد کے عصری تقاضے'' کے عنوان سے عصر حاضر میں جہاد کے حوالے سے شبہات کا جواب سیرت کی روشنی میں تلاش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ دوسرا مقالے میں فاضل مقالہ نگار نے فن ابلاغیات کی رو سے عصر بعثت میں نبوت کے تشہیری ذرائع کا جائزہ لیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا ایک بڑا ماخذ حضرت علی علیہ السلام کے خطبات پر مشتمل کتاب ''نہج لبلاغہ'' ہے۔ ایک مقالے میں نہج البلاغہ کی روشنی میں آپؑ کی سیرت و سنت کو پیش کیا گیا ہے۔ سیرت النبیؐ کا ایک اہم عنوان آپ ﷺ کی جنگیں ہیں۔ ایک مقالے میں آپ ﷺ کی عسکری حکمت عملی کو عنوان سخن بنایا گیا ہے۔

سیرت النبیؐ کے مطالعات کے بہانے بعض مستشرقین اور دوسرے معاندین نے بہت زیادہ اعتراضات اٹھائے ہیں اور آپ ﷺ کی سیرت اور جدیدیت میں تضاد کے شبہے کو زیادہ اُبھارا ہے۔ ایک مقالے

میں سیرت النبی ﷺ کی تفہیمِ جدید کے عنوان سے عمدہ تحقیق پیش کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت انسانیت کی بیداری کا باعث بنی ہے، اس بیداری نے انسانی تہذیب و تمدن پر جو اثرات چھوڑے ہیں، ایک مقالے میں ان کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ سیرت النبیؐ کے بعض موضوعات کلامی و اعتقادی لحاظ سے متنازع ہیں اور آپ ﷺ کے پیروکار محققین نے اپنے اپنے فہم کے مطابق ان کو پیش کیا ہے۔ جن میں ایک ''شقّ صدر'' کا عنوان بھی ہے جس کو فاضل مقالہ نگار نے اپنے کلامی و اعتقادی فہم کے مطابق پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ عصر حاضر میں امام خمینیؒ وہ مسلمان رہنما اور عالم دین ہیں کہ جنہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت اور سنت کو زندہ کرنے کے لئے عظیم الشان اسلامی تحریک چلائی ہے اور اس کے نتیجے میں ایک اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی ہے۔ ایک مقالے میں پیغمبر ﷺ کی عبادت و ریاضت کے عنوان سے امام خمینیؒ کی نظر میں سیرت النبیؐ کے ایک اہم گوشے کو پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے اخلاق کا سب سے بڑا سرچشمہ قرآن مجید ہے جس کو روشن کرنے کی اشد ضرورت ہے، اسی عنوان سے ایک عربی مقالہ بھی اس شمارے شامل کیا گیا ہے۔

سیرت النبیؐ پر لکھی جانے والی کتابیں، سیرت شناسی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تمام اسلامی مسالک نے سیرت النبیؐ کے عنوان سے عمدہ کتابیں پیش کی ہیں، جن میں امامیہ علماء اور دانشوروں کا کام بھی سیرت نگاری میں اہم مقام رکھتا ہے۔ سیرت کے حوالے سے امامیہ علماء کی کتب کے مختصر تعارف پر مشتمل ایک مقالہ بھی اس شمارے میں پیش کیا گیا ہے۔

ہم اپنے قارئین سے اُمید رکھتے ہیں کہ اس خصوصی شمارے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء سے محروم نہیں کریں گے۔ آپ کی تنقیدی رائے سیرت کے عنوان سے آئندہ تحقیقات پیش کرنے میں ہمارے لئے یقیناً رہنما ثابت ہو گی۔ آخر میں ہم اُن سب احباب اور اہل قلم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے یہ خصوصی شمارہ تیار کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ خدا سے اُن کی علمی و عملی توفیقات میں اضافے کی دعا کرتے ہیں۔

*****